پروفیسر اختر راہی

کتب خانہ مستالیہ کے نادر مخطوطات

مستال۔ راولپنڈی شہر کے شمال مغرب میں اڑھائی میل کے فاصلہ پر ایک موضع ہے اور اب پھیلتے ہوئے اسلام آباد کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ یہاں کے خواجہ محمد امین مستالوی اور ان کے فرزند مولانا محمد عبد العلی مستالوی نے گرد و نواح میں خاصی شہرت حاصل کی۔

خانوادہ مستالیہ کے جد امجد حضرت شیخ احمدؒ موضع "روپڑ" علاقہ سوات کے رہنے والے تھے موصوف نجیب الطرفین عثمانی تھے۔ عمر بھر اتباع شریعت اور ریاضت و عبادت میں منہمک رہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ نور محمد تیراہی کے خلیفہ حضرت خواجہ نامدار صاحب تھیالوی سے بیعت تھے اور ان کے خلیفہ بھی تھے۔ ۱۴ شوال ۱۲۸۴ھ کو روپڑ میں انتقال ہوا اور وہیں دفن کیے گئے۔

حضرت شیخ احمد صاحب کے تین صاحبزادے تھے:

۱۔ خواجہ فقیر محمد (م ۱۵ شوال ۱۳۱۵ھ)

۲۔ خواجہ محمد حبیب اللہ (م ۱۹ ربیع الاخریٰ ۱۳۲۵ھ)

۳۔ خواجہ محمد امین (م ۲ شوال ۱۳۱۸ھ)

خواجہ محمد امین

اول الذکر دونوں صاحب زادے روپڑ ہی میں مقیم رہے۔ خواجہ محمد امین ترکِ سکونت کر کے "مستال" آگئے۔ وہ حافظِ قرآن، محدث اور بلند پایہ صوفی تھے۔ سند اجازتِ حدیث، حضرت قاری عبد الرحمان پانی پتی نے عطا کی تھی۔ تبرکاً سند نقل کی جاتی ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

اما بعد : می گوید بندہ عبدالرحمان بن محمد کہ مولوی محمد امین سلمہ القوی المتین از ایں بندہ اجازت روایت کتبِ حدیث وغیرہ خواستند اگرچہ من قابل ایں منصب نبودم، اما انجاحاً لمسئولھم می گویم کہ ایشاں را اجازت است کہ روایت کتبِ حدیث از بندہ بکنند و مواضع مغلقہ و مشتبہ را از شروحِ حواشی کتبِ حدیث اہلِ سنت حل میکردہ باشند و در تصحیح الفاظ و تشخیصِ معانی مخالفتِ جمہور اہلِ سنت نہ کنند و از عقائد و اعمال اہل ہوا مجتنب بودہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را ملتزم باشند و خیر خواہی خدا و رسول و اہلِ اسلام شعار خود سازند۔ اللہ تعالیٰ معین باد۔ و ایں حقیر اخذِ معقول و منقول و تحصیلِ سند از اساتذہ کثیر کردہ کہ اجل و افضلِ ایشان یگانہ آفاق حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب قدس سرہٗ ہستند و ایشان از جد مادری خود مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اخذ سند کردند و ایشان از والد ماجد خود حضرت مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ الی آخر سندِ المشہورہ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

العبد المذنب عبدالرحمان

(دستخط) مہر

تحریر ۵ محرم الحرام ۱۳۱۴ - یوم الخمیس [۱۲۴۳ عبدالرحمن]

خواجہ محمد امین صاحب سے دو کتابیں یادگار ہیں

۱۔ زاد الامین لاہل الیقین (فارسی) ۔ تصوف و سلوک کے موضوع پر بصورت سوال و جواب عمدہ کتاب ہے۔ افسوس ہے کہ موت کے بے رحم ہاتھوں نے مؤلف موصوف کو یہ کتاب مکمل کرنے کی مہلت نہ دی

۲۔ تحفہ احمدیہ (منظوم - پنجابی)۔ اس کتاب میں مؤلف نے اپنے والد ماجد اور شیخ طریقت خواجہ شیخ احمد روپڑی کے شمائل، خوارقِ عادات اور کمالاتِ عالیہ جمع کیے ہیں۔ پنجابی زبان میں علاقہ سوان سے متعلق ہے۔ یہ کتاب بھی نامکمل ہے تاہم راولپنڈی سے ایک بار شائع ہو چکی ہے۔

خواجہ محمد امینؒ نے ۲ شوال ۱۳۱۸ھ کو رحلت فرمائی۔ تاریخ وفات، مولانا محمد عبدالعلی نے لکھی ہے:

یوم بود اربعا دوم شوال سہ صد و یک ہزار و شش دہ سنین

خواجہ محمد امین کے دو صاحب زادے خواجہ عبدالحی اور مولانا محمد عبدالعلی تھے۔ اول الذکر بغرض حج حجاز تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ میں بیمار رہ کر وہیں فوت ہوئے۔

مولانا محمد عبدالعلی

مولانا محمد عبدالعلی نے مسندِ جانشینی کو رونق بخشی اور علم و عمل دونوں میدانوں میں سکہ بٹھایا۔ ان کا پسندیدہ موضوع "فقہ" تھا، انھوں نے اس موضوع پر سینکڑوں کتابیں اکٹھی کی تھیں۔ علاقے کے عوام ان سے رجوع کرتے تھے اور ان کے ہاتھ سے لکھے ہوئے فتاویٰ مع استفتا محفوظ ہیں۔ اگر یہ فتاویٰ چھپ سکا تو اس موضوع پر اہم اضافہ ہوگا۔

مولانا عبدالعلی نے بعض مسائل پر مناظرانہ رنگ میں رسائل لکھے ہیں مگر ان کی مستقل اہمیت کی حامل تالیف "فتاویٰ مستالیہ" ہے۔ مولانا اچھے خوشنویس تھے۔ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں خطاطی کا عمدہ نمونہ ہیں۔

مولانا عبدالعلی سیاست سے بالکل الگ رہے۔ سلسلۂ نقشبندیہ میں اپنے والد سے مجاز تھے تاہم اپنے چچا خواجہ محمد حبیب اللہ سے بھی تعلق ارادت تھا۔ ان کے کتب خانہ میں ایک کتاب کی جلد کے اندرونی طرف یہ عبارت (اجازت نامہ) ملتی ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مسمّی مولوی عبدالعلی ولد حافظ محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نزد فقیر آمدہ اجازتِ طریقت خواست، بندہ ز والدِ خود خواجہ احمد جی صاحب اجازت داشت۔ و او شان از حضرت نتھیالوی و او شان از حضرت تیراہی علیٰ ہذا القیاس تا آخر سلسلہ کہ تا بابکر صدیق رضؓ و رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرسد و نیز اجازت از حضرت تیراہی دارم، بخوشی خود مسمّی مذکور را اجازت ہر چہار طرق کہ این چنیں از پیرانِ خود دارم، دادم۔ خصوصاً طریقۂ نقشبندیہ کہ اکثر اجرائش کردم بشرطیکہ بر شرع شریف قائم و بر گفتہ فقرا دائم باشد۔

این الفاظ برائے سند نوشتہ کردم کہ یاد داشت باید۔ واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراطِ مستقیم۔ ۱۲

فقیر حبیب اللہ بزبان خود اجازت داد۔

مولانا عبدالعلی نے ۲۵ ربیع الآخری ۱۳۶۳ھ - یکم مئی ۱۹۴۳ء کو وفات پائی اور ان کے جانشین صاحبزادہ مظفر علی مستالوی صاحب ہوئے ۔ صاحب زادہ موصوف اپنے آباء اجداد کے علمی و دینی ورثہ کے محافظ ہیں۔ انھوں نے خندہ پیشانی سے کتب خانہ دیکھنے کی میری خواہش کو شرفِ قبولیت بخشا اور اس طرح یہ فہرست تیار ہوئی۔

الفاظ ادویہ - (فارسی) - خوبصورت نستعلیق میں کتابت شدہ، اس نسخہ کا مؤلف معلوم نہیں ہو سکا۔ سالِ تالیف، نام " الفاظ ادویہ" سے برآمد ہوتا ہے ۔ مقدمہ میں شاہ جہان کا عزت و تکریم سے ذکر کیا گیا ہے۔ ۱۲۴۸ھ، ۶ جلوس شاہ اکبر میں" امام علی بن مولوی احمد علی" نامی کاتب قصبہ نارنول میں کتابت سے فارغ ہوا۔ کتاب مقدمہ، نتیجہ اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ خاتمہ میں چھ کثیر المنفعت ادویہ کا ذکر ہے ۔ آخر میں "فضل الدین احمد" کی مہر ثبت ہے۔

تحفہ احمدیہ (اردو و پنجابی) - خواجہ محمد امین نے اپنے مرشد شیخ احمد روپڑی کے شمائل خوارق عادات اور کمالاتِ عالیہ جمع کیے ہیں ۔ اگرچہ یہ کتاب مؤلف مکمل نہیں کر سکے تاہم مولانا عبدالعلی مستالوی نے مؤلف کی وفات کے بعد راولپنڈی سے شائع کر دی تھی - مؤلف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔

تحفۃ الفقہا (عربی) - چالیس اوراق کا یہ رسالہ "مبارک بن عبدالحق" سے یادگار ہے شکستہ آمیز نستعلیق میں کتابت کیا گیا ہے۔ کاتب کا نام درج نہیں، البتہ سالِ کتابت " ۱۲۵۵ھ " ہے۔ فقہ حنفی کی معروف کتابوں سے یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے ۔ کاتب نے خاصی غلطیاں کی ہیں۔ آغاز میں فہرست مضامین منسلک ہے۔

جمع الفوائد و معدن الفرائد - (عربی) - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں ۔ ان میں سے ایک "جمع الفوائد و معدن الفرائد" ہے ۔ مؤلف شیخ عبدالکریم بن شیخ ولی الدین نے اس موضوع پر احادیث جمع کی ہیں۔ سالِ تالیف ۱۰۷۰ھ ہے ۔ کاتب عبداللہ بن احمد الازمیری نے یہ نسخہ ۱۱۲۰ھ میں کتابت کیا۔ پہلے صفحہ پر سرنامہ، چند رنگوں میں نقش و نگار سے آراستہ ہے۔ رنگ نہایت شوخ ہیں اور پوری کتاب میں سنہری اور سیاہ جدول کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ یہ نسخہ غالباً ازمیر (ترکی) میں کتابت ہوا تھا - وہاں سے کسی طرح مکہ معظمہ پہنچا اور پھر برصغیر پاک و ہند میں آیا۔ ایک یادداشت اس قدر پرانی

جاسکتی ہے :

قد دخل فی سلک ملک (؟) العصر الحاجی احمد بن الحاجی علی اربعۃ عشر سنین بمکۃ المکرمۃ و مدینۃ المنورۃ علی ساکنہ افضل الصلوٰۃ و ۔۔۔۔۔۔ اجمعین۔

آغاز میں "فضل الدین احمد" اور "وما توفیقی الا باللہ ۔ عبد الباقی" کی مہریں پڑھی جاسکتی ہیں ۔ موضوع اور کتابت ہر دو لحاظ سے نادر نسخہ ہے ۔

خزانۃ الروایات (عربی) ۔ خزانۃ الروایات، قاضی جگن ہندی حنفی (م ۹۲۰ھ) کی تالیف ہے ۔ یہ نسخہ کتاب العلم سے کتاب الجماعت تک ہے ۔ خط نسخ میں لکھے گئے، اس نسخہ پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے ۔ یہ نسخہ ۲۸ x ۱۶/۵ س م کے ۳۶۷ ورق پر محیط ہے ۔

خزانۃ الروایات (عربی) ۔ یہ شکستہ آمیز نستعلیق میں کتابت ہوا ہے ۔ کاتب نے اپنا نام درج نہیں کیا البتہ تاریخ کتابت ۱۱۲۷ھ درج ہے ۔ معمولی کرم خوردہ اور آب رسیدہ ہے ۔ عنوانات اور اہم نشان سرخی سے لگائے گئے ہیں ۔

دیوان کلیم (فارسی) ۔ ابوطالب کلیم (م ۱۰۶۱ھ/ ۱۶۵۱ء) کے دیوان کا یہ مکمل نسخہ ہے ۔ خطِ نستعلیق میں کتابت شدہ اس نسخہ پر کاتب کا نام اور تاریخِ کتابت درج نہیں ہے ۔ کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے متن کسی قدر متاثر ہوا ہے ۔ غزلیات کے درمیان "غزل" یا ایسے ہی دوسرے الفاظ کی جگہ خالی ہے ۔

آغاز میں ناقص سی یادداشت ہے

" فقیر خاکسار سعد الدین قورانی کتاب بہدیہ کردہ ۔۔۔۔۔۔ در ۱۲۱۱ ہجری ۔

دیوان واقف (فارسی) ۔ دیوان نور العین واقف لاہوری کا یہ نسخہ خوبصورت نستعلیق میں لکھا گیا ہے ۔ آخر سے دو چار اوراق ضائع ہو چکے ہیں ۔ کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں ۔ تخلص شاعر سرخی سے لکھا گیا ہے ۔ پہلے ورق پر مہر " محمد اسحاق شفاعت دارد امید" پڑھی جاسکتی ہے ۔ نسخہ قدرے کرم خوردہ ہے ۔ دیوانِ واقف، پروفیسر غلام ربانی عزیز صاحب کی سعی و کاوش سے پنجابی ادبی اکادمی لاہور نے شائع کیا ہے ۔

دقائق الحقائق (عربی) ۔ خطِ نسخ میں لکھے گئے اس نسخہ کا مؤلف معلوم نہیں ہوسکا ۔ آغاز سے ناقص ہے ۔

محمد صدیق ابن محمد احمد ملتانی نامی کاتب نے ۱۲۲۵ھ میں کتابت مکمل کی - ملائکہ، روح، شیطان، خلق الموت صبر علی المیت، قبر، تخلیق آدم اور حشر و نشر کے مضامین پر گفتگو کی گئی ہے۔

رسالہ صیدیہ (فارسی) - رسالہ صیدیہ کے مؤلف کا نام "ابن ابو طالب الزاہدی الجیلانی محمد مشہور علی" ہے - یہ نسخہ سید ظہور علی بن سید نور علی نے لکھنؤ میں "غلام حسن" کے لیے کتابت کیا - تین ابواب میں منقسم ہے:

باب اول در ذکر بعضی جانوران بری و بحری و خواص آنہا -

باب دوم در کیفیت حصول حیوان و حقیقت آں

باب سوم در ذکر قوای حیوانیہ

خوبصورت خطِ نستعلیق میں لکھے ہوئے بیس صفحات کے اس نسخہ پر درج ذیل یادداشت یہ ہے -

"مالک این رسالہ صیدیہ تصنیف شیخ محمد علی ملقب بحزین سید افضل علی صاحب"

روضتہ الاحباب (فارسی) - روضتہ الاحباب معروف تالیف ہے - زیرِ نظر نسخہ تیسری جلد پر محیط ہے - سکندر شاہ ولد مولوی محمد نامی کاتب نے مصطفیٰ آباد (رام پور) میں ولی محمد خان ولد فقیر محمد خان کے لیے ۱۲۱۲ھ میں کتابت کیا - روضتہ الاحباب ایک دو بار زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے -

زاد الامین لاہل الیقین (فارسی) - تصوف و سلوک کے موضوع پر محمد امین مشانوی کی تالیف ہے - کتاب کا نام پہلے "گل قند در مسائلِ نقشبند" رکھا گیا - بعد میں "زاد الامین لاہل الیقین" کا نام دیا گیا - زیرِ نظر نسخہ بخط مؤلف ہے اور ہنوز زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوا - کتاب سوال و جواب کے انداز میں لکھی گئی ہے - خط نستعلیق نہایت دیدہ زیب ہے - پہلے صفحہ پر مؤلف کی مہر "محمد امین ۱۲۹۸ھ" ثبت ہے -

زبدۃ الفقہ (فارسی) - فقہ حنفی کے موضوع پر یہ کتاب "محمد" نامی مؤلف نے لکھی ہے - خوبصورت نستعلیق میں لکھا ہوا یہ نسخہ کرم خوردہ ہے اور آغاز سے ناقص ہے - فقہ حنفی کی مستند کتابوں سے اخذ و اقتباس کیا گیا ہے - ترقیمہ یہ ہے:

"ھذا الکتاب مسماۃ زبدۃ الفقہ سکندر شاہی من تصنیف محمد بن ..... علی ہجری در ۱۲۷۷ھ ۱۱ محرم الحرام اتمام یافت -"

شرح قدوری (عربی)۔ قدوری فقہ حنفی کی متداول کتاب ہے، جس پر کثرت سے شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں۔ زیرِ نظر شرح، ابوالقاسم بن ابو یوسف الحسین مدنی السمرقندی کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔ شکستہ آمیز نستعلیق میں لکھے گئے نسخہ پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ یہ نسخہ آخر سے ناقص ہے۔ کاتب نے اکثر غلطیاں کی ہیں۔

شرح مثنوی (فارسی)۔ مثنوی مولوی رومی کی اکثر شرحیں لکھی گئی ہیں۔ زیر نظر نسخہ دفتر اول کی شرح ہے۔ شارح اور کاتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اسی طرح کتابت کی تاریخ نہیں لکھی گئی۔

غایۃ الحواشی (عربی)۔ شرح وقایۃ الروایہ کا یہ حاشیہ، عنایت اللہ لاہوری سے یادگار ہے یہ ہنوز زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوا۔ اس کے چند نسخے نجی کتب خانوں اور پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہیں عمدہ حاشیہ ہے۔ غایۃ الحواشی کی پہلی جلد شکستہ آمیز نستعلیق میں "غلام محمد ساکن قریہ سلطان ارائیں کہ سواد خیرپور کہرانیاں" نے ۱۲۵۶ھ میں کتابت کی۔ دوسری جلد پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔ دونوں جلدوں پر مختلف مہریں ثبت ہیں۔

فتاویٰ تاتارخانی یا تاتارخانیہ (عربی)۔ فتاویٰ تاتارخانی، خانِ اعظم تاتارخان کے حکم سے عالم بن علای حنفی (م ۷۸۶ھ) نے ترتیب دیا تھا۔ رضا لائبریری رام پور میں اس کا ایک مکمل نسخہ موجود ہے۔ کتب خانہ مستالیہ کا نسخہ کتاب العتاق، کتاب الایمان، کتاب الحدود، کتاب السرقہ، کتاب السیر کتاب الخراج اور کتاب احکام المرتدین پر مشتمل ہے۔ نسخ متوسط میں لکھے گئے اس نسخہ کی کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ کاتبوں نے لکھا ہے مگر کسی کاتب کا نام مذکور نہیں۔ آغاز میں ناخواندہ مہروں کے نشان ہیں۔ ایک یادداشت یہ ہے، جلد تاتارخانی . . . . . از حافظ محمد ابراہیم۔

کتاب القبل والمعانقہ والمصافحہ (عربی)۔ ابن اعرابی کی تالیف ہے۔ محمد امین مستالوی نے ۱۳۴۲ھ میں یہ نسخہ نقل کیا ہے۔ خط نسخ کا عمدہ نمونہ ہے۔ آغاز میں ناقل نے ابنِ اعرابی کا ترجمہ مختلف تذکروں سے درج کیا ہے۔

لیلیٰ مجنوں (فارسی)۔ لیلیٰ مجنوں نظامی گنجوی کی مشہور مثنوی ہے۔ کتب خانہ مستالیہ کے خوبصورت

نستعلیق میں لکھے ہوئے نسخہ پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔ نامعلوم مصوّر کی پانچ تصاویر بھی شامل ہیں۔ سرنامہ نقش و نگار سے آراستہ ہے۔

مجموعہ - اس میں مندرجہ ذیل پانچ رسائل ہیں:

ا - رسالہ عقد و نکاح - اخوند ملا محمد باقر بن ملا محمد تقی مجلسی کی تالیف ہے۔ شیعہ مسلک کے مطابق نکاح، خطبہ نکاح، شروط صیغہ متعہ، صیغہ طلاق جیسے مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ خوبصورت نستعلیق میں لکھے گئے اس نسخہ پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔

ب - رسالہ رضاع - مسئلہ رضاعت کے موضوع پر ملا محمد تقی کے رشحاتِ فکر میں سے ہے۔ خط نستعلیق میں کتابت کیا گیا ہے۔ کاتب اور تاریخ کا تب درج نہیں۔

ج - طالع نامہ - نجوم کے موضوع پر ناقص الآخر نسخہ ہے۔ کاتب کا نام درج نہیں۔ پہلے ورق پر ایک مہر "نیاز علی شاہ" پڑھی جاسکتی ہے۔

د - صرف وائی - عربی زبان کی صرف پر ۱۶ ورق کا یہ رسالہ خوبصورت نسخ میں شیخ فتح شریف نامی نے ۱۱۲۰ھ میں کتابت کیا۔ ترقیمہ یہ ہے:

تمت تمام نسخہ صرف ہوائی (؟) بروز جمعہ بوقت نماز چاشت بتاریخ بیست و ہفتم شہر رجب المرجب ۴ جلوس معلی و ۱۱۲۰ھ بمقام جہانگیر نگر در عمل نواب بشارت خان حق مالک کتاب میر ابو الحسن ولد میر ابو القاسم ابن میر ابو الفتح کاتب الحروف شیخ فتح شریف ولد محمد لطیف ابن محمد شریف ساکن پرگنہ یوسف شاہی......

ہ - فہرست علمائے امامیہ : خوبصورت نسخ میں لکھے ہوئے اس رسالہ کا کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں۔ مؤلف کے بارے میں یادداشت درج ہے۔

فہرس علماء الامامیہ و کتبہم لشیخ الامامیہ و رئیس الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی قدس اللہ تعالیٰ روحہ،

مجموعہ : مندرجہ ذیل رسائل پر مبنی ہے۔ ایک ہی کاتب کے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں:

ا - شرح قصیدہ ابی مدین - شیخ شہاب الدین احمد بن ابراہیم بن علان المکی الشافعی

ب۔ تخمیس قصیدہ ابی مدین ۔ شیخ ابن عربی

ج۔ قصیدہ عروۃ الوثیقہ ۔ جمال الدین محمد بن عمر بحرق الحضرمی

مزرع الحسنات شرح دلائل الخیرات ۔ مزرع الحسنات - محمد فاضل بن محمد عارف دہلوی کی تالیف ہے۔ اکثر کتب خانوں میں اس کے نسخے ملتے ہیں۔ زیر نظر نسخہ شکستہ آمیز نستعلیق میں "اسد اللہ" نامی کاتب نے مولانا عبد العلی مستالوی کے لیے کتابت کیا ہے۔ یہ نسخہ، فقیر محمد نتکانی کے نسخہ کی نقل ہے۔ نتکانی نے ہر "حزب" کے آغاز میں منظوم مناجات کا اضافہ کیا ہے اور اکثر شوقیہ اشعار لکھے ہیں نتکانی نے "مزرع الحسنات" کا یہ ایڈیشن "حضرت سید عبد اللہ شاہ ساکن سیمیں ڈیرہ غازی خان بن سید شاہ عنایت اللہ گیلانی" کے لیے ترتیب دیا تھا۔

سالِ تالیف مندرجہ ذیل مصرعہ سے معلوم ہوتا ہے :

سالِ ختمش نظامِ چون جُست — صلوات شریف ہاتف گفت

یا

این شرح درود خالص از فضلِ جلیل — بر حسن مبادا نظام است دلیل

عارف باللہ تاریخش گفت — درود درود در عرفانِ جلیل

معارفِ حدیث اردو ترجمہ معرفۃ علوم الحدیث

از مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی

"معرفۃ علوم الحدیث" فن حدیث میں ایک بڑی گراں قدر تصنیف تسلیم کی گئی ہے۔ اس کے مصنف امام ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری (۳۲۱ھ - ۴۰۵ھ) ہیں۔ اس میں احادیث کی قسمیں، راویان حدیث کے مراتب اور ان کے حالات وغیرہ سب معلومات آگئی ہیں۔ ترجمہ بڑا شگفتہ اور رواں ہے۔ قیمت گیارہ روپے

ملنے کا پتہ : ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور